از عدالتِ عظمیٰ

کنٹونمنٹ بورڈ و دیگر

بنام

موہن لال و دیگر

تاریخ فیصلہ: 2 جنوری 1996

[کے راموامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924:

دفعہ 85، 184، 185، 256 - غیر مجاز تعمیر - منہدم کرنا - نوٹس جاری کرنا - آزادانہ تفتیش - غیر ضروری قرار پایا - کنٹونمنٹ بورڈ کی کارروائی کو جائز قرار دیا گیا اور فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1470، سال 1981۔

متفرق پی نمبر 902، سال 1975 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 5.11.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی این لیکھی اور ایم کے گرگ۔

جواب دہندگان کے لیے او پی شرما، آر سی گبریلے، کے آر گپتا، وویک شرما، اشوک سوڈان اور مس ننیتا شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم سے 5 نومبر 1979 کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر متفرق پٹیشن نمبر 75/2090 میں سامنے آئی ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ نے 27 مارچ 1993 کو کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 (مختصر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 85 کے تحت مدعاعلیہ کو جائیداد میں کی گئی تعمیر کو مسمار کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا تھا جو اب تنازعہ میں ہے۔ پہلے مدعاعلیہ کو 2 مئی 1973 کو نوٹس موصول ہوا تھا، لیکن اس نے مزید تعمیر کی۔ تاہم، دفعہ 256 کے تحت نوٹس 3 جنوری 1974 کو جاری کیا گیا تھا اور دوسرا نوٹس بالآخر دفعہ 185 کے تحت 13 ستمبر 1974 کو انہدام کے لیے جاری کیا گیا تھا۔ پہلے مدعاعلیہ نے 30 اکتوبر 1974 کو اپنی دوبارہ عرضی جمع کرائی تھی۔ 7 دسمبر 1974 کو علاقائی کمیٹی نے پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے 27 مارچ 1973 اور 13 ستمبر 1974 کے نوٹس کی تعمیل کے لیے 15 دن کا وقت دینے کی نمائندگی پر غور کرنے کے بعد قرارداد منظور کی اور اگر وہ اس کی تعمیل نہیں کرتا ہے تو اس نے بورڈ کی ایجنسی کے بذریعے ڈھانچے کو منہدم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کارروائی کو سوال میں ڈالتے ہوئے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں مذکورہ رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ اگرچہ 5 ویں شیڈول کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 185 میں کسی بھی تفتیش پر غور نہیں کیا گیا ہے یا اس کی وجہ درج کرنے پر غور نہیں کیا گیا ہے، لیکن فطری انصاف کے اصول کے مطابق بورڈ کو نمائندگی پر غور کرنا چاہیے کیونکہ یہ دفعہ 184 کے تحت جرم ہے اور فطری انصاف کے اصول کے مطابق ضروری نوٹس اور سماعت کا موقع دیا جائے اور نمائندگی پر غور کرنے کے بعد حکم موثر منظور کرنا ضروری ہے۔ چونکہ بولنے کا حکم منظور نہیں کیا گیا تھا اس لیے مدعاعلیہ کی کارروائی قانون کی خلاف ورزی تھی۔

اس معاملے میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے اچھا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ مدعاعلیہ نے اپنے جواب میں اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے تعمیر کیا تھا، جیسا کہ کنٹونمنٹ بورڈ نے 13 ستمبر 1974 کے اپنے نوٹس اور پچھلے نوٹس میں بتایا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ انہوں نے یہ نیک نیتی سے کیا ہے اور وہ اسے ختم نہیں کریں گے لیکن انہوں نے اتھارٹی سے معاملے پر دوبارہ غور کرنے اور نوٹس واپس لینے کی درخواست کی۔ دوسرے لفظوں میں، اس نے اعتراف کیا کہ اس نے قانون کی تعمیل کے بغیر غیر قانونی تعمیر کی تھی۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ کیا اس سلسلے میں تحقیقات کی ضرورت ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست نہیں تھی کہ نوٹس جاری ہونے اور مدعاعلیہ کی طرف سے اس کا جواب دیے جانے کے بعد ایک آزاد تحقیقات کی ضرورت ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ ایک منتخب ادارہ ہے جس کی نمائندگی خود لوگ کرتے ہیں۔ جب مدعاعلیہ کی طرف سے کی گئی غیر قانونی تعمیر کا نوٹس دینے کا موقع دیا گیا تو اس کا جواب دیا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا۔ بورڈ نے نمائندگی پر غور کیا تھا اور مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی درخواست کو قبول کرنے کی طرف مائل نہیں تھا۔ اس کے مطابق، کنٹونمنٹ بورڈ کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کو فطری انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

تاہم، اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری لیکھی نے کہا کہ مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی کارروائی کو معاف کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ قانون کی تعمیل کرے۔ اپیل گزاروں کے موقف کے پیش نظر، مدعا علیہ کے لیے بورڈ کے سامنے نمائندگی کرنا کھلا ہوگا جو اسے ساگر میں جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف کو بھیجے گا جو قانون کے مطابق مناسب حکم جاری کرے گا۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ خرچے کیلئے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document